باب۔۲۰

تہجد

[وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا۔(الاسراء:۷۹)]

[يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۔ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۔ نِّصْفَهُ أَوِ انقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۔ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا۔(المزمل:۱تا۴)]

حدیث۱۰۵۳: رسول مکرمؐ جب رات کو تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو فرماتے "اللهم لك الحمد أنت قيم السموات والأرض ومن فيهن، ولك الحمد لك ملك السموات والأرض ومن فيهن، ولك الحمد أنت نور السموات والأرض ومن فيهن، ولك الحمد أنت ملك السموات والأرض، ولك الحمد أنت الحق، ووعدك الحق، ولقاؤك حق، وقولك حق، والجنة حق، والنار حق، والنبيون حق، ومحمد صلى الله عليه وسلم حق، والساعة حق، اللهم لك أسلمت وبك آمنت وعليك توكلت وإليك أنبت وبك خاصمت وإليك حاكمت،فاغفر لي ما قدمت وما أخرت وما أسررت وما أعلنت أنت المقدم وأنت المؤخر، لا إله إلا أنت أو لا إله غيرك"[یعنی، اے میرے اللہ! تیرے لیے ہی حمد ہے، تو آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان جو چیزیں ہیں ان کا نگران ہے، تیرے لیے ہی حمد ہے، تیرے لیے ہی آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں پر حکومت ہے، تیرے لیے ہی حمد ہے، تو آسمان اور زمین کی روشنی ہے، تیرے لیے ہی حمد ہے، تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، تیرا قول حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، تمام نبی حق ہیں، اور محمدؐ حق ہے، اور قیامت حق ہے۔ اے میرے اللہ! میں نے اپنی گردن تیرے لیے جھکا دی، اور میں تجھ پر ایمان لایا، تجھ ہی پر میں نے بھروسہ کیا، تیری طرف میں متوجہ ہوا، تیری ہی مدد سے میں نے جھگڑا کیا، اور تیری ہی طرف میں نے اپنا مقدمہ پیش کیا۔ میرے اگلے پچھلے اور ظاہری اور چھپے ہوئے گناہوں کو تو بخش دے۔ تو ہی آگے اور پیچھے کرنے والا ہے۔ تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں]۔(کچھ راویوں نے اس دعا میں ولا حول ولا قوة إلا بالله کا بھی اضافہ کیا ہے)۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۱۰۵۴: میرے والد کہتے ہیں کہ "میں جب جوان تھا تو میں اکثر مسجد نبوی میں سوتا تھا۔ وہاں میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور جہنم کی طرف لے گئے۔ وہ پیچ دار کنویں کی طرح تھی۔ یہاں دو ستون تھے اور اس میں کچھ اور لوگ تھے جن کو میں نے

پہچان لیا تھا۔ میں جہنم سے خدا کی پناہ مانگنے لگا۔ پھر مجھ سے ایک دوسرا فرشتہ ملا اور اس نے مجھ سے کہا مت ڈرو"۔ پھر میرے والد نے کہا کہ انھوں نے اس خواب کو حضرتہ حفصہؓ سے کہا، جسے انھوں نے آنحضرتؐ کے سامنے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"عبد اللہ کیا ہی اچھا آدمی ہے، کاش وہ رات کی نفل نماز (تہجد) پڑھا کرتا"۔ چناں چہ میرے والد نے بتایا کہ اس کے بعد میں رات کو بہت کم سویا کرتا تھا۔ راوی: زہری سالمؓ۔

حدیث۱۰۵۵: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں ۱۱ رکعت نماز (۸ رکعت تہجد اور ۳ رکعت وتر) پڑھتے۔ اس میں سجدے طویل ہوتے تھے۔ فجر سے پہلے ۲ رکعت پڑھتے اور مؤذن کی فجر کی جماعت کی اطلاع تک کسی ایک کروٹ لیٹ جاتے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۱۰۵۶: رسول اکرمؐ جب (اپنے آخری مرض میں) بیمار ہوئے تھے ان دنوں صرف دو روز کے لیے نماز تہجد نہیں پڑھ سکے۔ راوی: جندبؓ۔

حدیث۱۰۵۷: جن دنوں آنحضرتؐ کے پاس جبرئیل علیہ السلام کا آنا رک گیا تھا تو قریش کی ایک کافرہ نے اس سلسلے میں بدکلامی کی۔ جس کے جواب میں فوراً یہ آیات نازل ہوئیں، وَالضُّحَیٰ ۔ وَاللَّیْلِ إِذَا سَجَیٰ ۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَیٰ،[یعنی قسم ہے روشن دن کی۔ اور چھائی ہوئی (تاریک) رات کی۔ تمھارا رب نہ تم سے ناخوش ہے اور نہ خفا ہے، (سورۃ الضحیٰ: ۱ تا ۳)]۔ راوی: جندب بن عبد اللہؓ۔

حدیث۱۰۵۸: نبی کریمؐ ایک رات سو کر اُٹھے تو فرمایا، "سبحان اللہ! آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے اور کتنے خزانے اتارے گئے۔ کوئی ہے جو اِن حجرے والی عورتوں کو جگادے۔ یہ عورتیں دنیا میں تو ملبوس نظر آرہی ہیں لیکن آخرت میں برہنہ ہوں گی"۔ راوی: امّ سلمہؓ۔

حدیث۱۰۵۹: ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر پہنچے۔ اور مجھے اور فاطمہؓ سے فرمایا کہ تم دونوں نماز (تہجد) نہیں پڑھتے۔ میں نے کہا یارسول اللہ! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا تو اُٹھ جائیں گے۔ جب میں نے یہ کہا تو واپس لوٹ گئے۔ آپؐ ہماری طرف متوجہ نہیں ہوئے، البتہ جاتے ہوئے ران پر ہاتھ مار کر فرمارہے تھے۔ "وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا،[یعنی انسان جھگڑنے میں سب سے بڑھ کر ہے، (سورۃ کھف: ۵۴)]۔ راوی: حضرت علیؓ۔

حدیث ۱۰۶۰: رسول معظمؐ بعض کام ذاتی پسند کے باوجود نہیں کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی کہ اگر آپؐ کو دیکھ کر لوگ اس پر عمل کرنے لگیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ عمل فرض بنا دیا جائے، جیسے چاشت کی نماز۔۔۔ میں یہ نماز پڑھتی ہوں۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۰۶۱: آنحضرتؐ نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی تو لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ دوسری رات پہنچے تو لوگ پہلے سے بھی زیادہ آ گئے۔ پھر تیسری اور چوتھی رات آپؐ مسجد نہیں گئے۔ صبح ہوئی تو حضورؐ نے اُن سے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ یہ نماز تم لوگوں نے معمول کے بہ طور پڑھ لی۔ لیکن میں نے جان بوجھ کر اس سے گریز کیا اس خیال سے کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۰۶۲: آنحضورؐ اتنی نمازیں پڑھتے کہ طویل قیام کے سبب دونوں پاؤں سوجھ جاتے۔ جب آپؐ سے کہا جاتا کہ آپ اس قدر تکلیف کیوں اُٹھاتے ہیں تو آپؐ فرماتے کہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ راوی: مغیرہؓ۔

حدیث ۱۰۶۳: رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نمازیں اور روزے داؤد علیہ السلام کی ہیں۔ وہ نصف رات سوتے تھے، ایک تہائی رات قیام (یعنی عبادت) کرتے، پھر چھٹا حصہ سوتے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ راوی: عبداللہ بن عمروؓ۔

حدیث ۱۰۶۴: آنحضرتؐ اس عمل کو پسند فرماتے جو مستقل طور پر کیا جائے۔ راوی: اشعثؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۲)۔

حدیث ۱۰۶۵: جب مرغ بانگ دینا شروع کرتے تو اس وقت حضورؐ رات کی نماز کے لیے اٹھ جاتے۔ راوی: اشعثؓ۔

حدیث ۱۰۶۶: میں نے رسول اکرمؐ کو رات کے بالکل آخری حصے میں ہمیشہ اپنے پاس سوتے ہوئے دیکھا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۱۰۶۷: آنحضرتؐ اور زید بن ثابتؓ نے سحری کھائی اور پھر فجر کی دو رکعت نماز ادا کی۔ سحری سے فراغت اور نماز میں داخل ہونے کے درمیان اتنا وقفہ تھا کہ ایک شخص ۵۰ آیات کی تلاوت کر لے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۱۰۶۸: ایک رات میں نے آنحضورؐ کے ساتھ تہجد پڑھی۔ آپ کا قیام اتنا طویل تھا کہ میرے دل میں ایک غلط بات پیدا ہونے لگی۔ جب ان سے (اس غلط بات کی) تفصیل پوچھی گئی تو انہوں نے بتایا کہ میرے دل میں آیا تھا کہ حضورؐ کو کھڑے پڑھتے رہنے دوں اور میں خود بیٹھ جاؤں۔ راوی: عبداللہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۱۰۶۹: رسول اکرمؐ تہجد کی نماز کے لیے اٹھتے تو مسواک سے اپنا منہ صاف کرتے۔ راوی: حذیفہؓ۔

حدیث۱۰۷۰: آپؐ نے فرمایا رات (تہجد) کی نماز دو دو رکعت کر کے پڑھو۔ جب فجر بہت قریب آجائے تو ایک رکعت (وتر) پڑھ کر اپنی نمازوں کو طاق بنالو۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث۱۰۷۱: آنحضرتؐ تہجد (اور وتر) کی کل ۱۳ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۱۰۷۲، ۱۰۷۳: نبی اکرمؐ کی رات کی نمازیں ۷(۴+۳) رکعت، ۹(۶+۳) رکعت یا ۱۱(۸+۳) رکعت پر مشتمل ہوتی تھیں۔ فجر کی ۲ رکعت ان سے علاحدہ ہیں۔ راویان: حضرتہ عائشہؓ اور مسروقؒ۔

(دیکھیں حدیث ۱۰۵۵)۔

حدیث۱۰۷۴: (بجز ماہ رمضان) رسول کریمؐ سارا مہینہ افطار کرتے اور لگتا جیسے اس ماہ روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور کسی مہینہ روزہ رکھتے تو لگتا جیسے اس ماہ افطار نہیں کریں گے۔ اسی طرح ہم رات کو حضورؐ کو رات میں نماز پڑھتے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے۔ اور جب خواہش ہوتی کہ آپؐ کو سوتا دیکھ لیں تو وہ بھی دیکھ لیتے۔ راوی: انسؓ۔

حدیث۱۰۷۵: رسول کریمؐ نے فرمایا کہ جب آدمی سوتا ہوتا ہے اُس وقت شیطان ۳ گرہیں لگاتا ہے۔ اور ہر گرہ پر "ابھی بہت رات باقی ہے، سویا رہ!" کہہ کر پھونک دیتا ہے۔ لیکن اگر وہ آدمی اُٹھ جائے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ وضو کر لے تو دوسری گرہ کھلتی ہے۔ اور نماز پڑھ لے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ پھر اس کی صبح ہشاش بشاش حالت میں گذرتی ہے۔۔۔ ورنہ سستی ہی سستی رہ جاتی ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۱۰۷۶: آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص جو قرآن یاد کرتا ہے اور پھر اسے چھوڑ دیتا ہے اس کا سر پتھر سے کچلا جاتا ہے۔ اور اُس شخص کا بھی جو فرض نماز سے غافل سوتا رہ جاتا ہے۔ راوی: مرہ بن جندبؓ۔

حدیث۱۰۷۷: حضورؐ کے سامنے ایک شخص کا تذکرہ ہوا کہ وہ نماز سے غافل سوتا ہی رہ گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ شیطان نے اُس کے کان میں پیشاب کر دیا۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث۱۰۷۸: نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ ہمارا رب ہر رات اس کے آخری تہائی حصے میں آسمانِ دنیا کی طرف اترتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے اور میں اس کی پکار کو قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اُس کو دوں۔ اور کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے اور میں اُس کو بخش دوں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۱۰۷۹: آنحضرتؐ ابتدائے شب میں سو جاتے۔ آخرِ شب تہجد کی نماز پڑھتے۔ پھر اپنے بستر پر لوٹ جاتے۔ جب مؤذن اذان کہتا تو اچھل جاتے۔ غسل کی حاجت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کرتے اور نماز (فجر) کے لیے چلے جاتے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۱۰۸۰: رمضان میں اور دوسرے مہینوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد ۱۱ (۸+۳) رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ ۷ (۴+۳) میں سے ۴ رکعتوں کی خصوصیت یہ ہوتی کی یہ نہایت عمدہ اور طویل رکعتیں ہوتیں۔ ۳ رکعت وتر پڑھنے سے پہلے اکثر سوتے ہوئے محسوس ہوتے۔۔۔ اس کی بابت جب حضرتہ عائشہؓ نے آنحضرتؐ سے دریافت کہ کیا واقعی آپ سو جاتے ہیں؟۔۔۔ تو آپؐ نے فرمایا" بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن قلب جاگتا رہتا ہے"۔ راوی: ابو سلمہ بن عبد الرحمٰنؓ۔

حدیث۱۰۸۱: حضورؐ کو (صحت کی حالت میں) میں نے رات کی نماز میں کبھی بیٹھ کر قراءت کرتے نہیں سنا۔ البتہ آخری ایام میں کچھ بیٹھ کر اور کچھ کھڑے ہو کر پڑھتے رہے۔ خاص طور پر رکوع سے قبل کچھ قراءت تو ضرور کھڑے ہو کر فرماتے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۰۵۱، ۱۰۵۲)۔

حدیث۱۰۸۲: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فجر کی نماز کے بعد بلالؓ سے فرمایا کہ اے بلال! تم مجھے وہ امید افزا کام بتاؤ جو تم نے حالتِ اسلام میں کیا ہو، کیوں کہ تمھارے جوتوں کی آواز (دَفَّ نَعلیکَ) کو میں نے جنت میں سنا ہے؟۔۔۔ بلالؓ نے عرض کیا "میں نے کوئی ایسا کام تو نہیں کیا، ماسوائے اس کے کہ رات یا دن کے کسی بھی حصے میں میں نے پاکی حاصل کی اور وضو کیا تو اس وضو سے جس قدر میرے مقدر میں تھا نمازیں پڑھیں"۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث۱۰۸۳: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے ہر شخص اپنی خوشی کے ساتھ نماز پڑھے۔ اور جب سستی معلوم ہو تو بیٹھ جائے۔ حضرتہ عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ تم وہی اعمال اپنے اوپر لازم کرو جن کی تم کو طاقت ہو۔ اللہ نہیں اکتاتا جب تک تم نہ اکتا جاؤ۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۱۰۸۴: آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا، اے عبد اللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا جو پہلے رات کو قیام کرتا تھا اور پھر اس نے اس قیام کو ترک کر دیا۔ راوی: عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۱۰۸۵: نبی کریمؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے تمھارے بارے میں سنا ہے کہ تم رات کو قیام کرتے ہو اور دن کو روزے رکھتے ہو۔ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا "تم ایسا کرتے رہو گے تو تمھاری طبیعت متاثر ہو جائے گی۔ تمھاری جان اور تمھارے بال بچوں کا بھی تم پر حق ہے۔ لٰہذا سب کا خیال رکھو"۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث۱۰۸۶: رسول اکرمؐ نے فرمایا جو شخص رات کو اُٹھے اور کہے، لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، وهو على كل شيء قدير، الحمد لله وسبحان الله ولا إله إلا الله والله أكبر، ولا حول ولا قوة إلا بالله، [یعنی اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور سب تعریفیں اسی کی ہیں، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اللہ پاک ہے، اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں، اللہ بڑا ہے، اور اللہ کے سوا کوئی طاقت و قوت نہیں ہے]۔ پھر کہے، اللهم اغفرلي [یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے]، تو اس کا وضو، اس کی نماز اور اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ راوی: عبادہ بن ثابتؓ۔

حدیث۱۰۸۷: ابوہریرہؓ اپنے ایک وعظ میں رسول اکرمؐ کا تذکرہ کر رہے تھے۔ انھوں نے عبد اللہ بن رواحہؓ کے حوالے سے کہا کہ وہ سچ ہی کہتے ہیں کہ ہمارے درمیان اللہ کے رسول ہیں جو اللہ کی کتاب سورج کے طلوع ہونے تک پڑھتے ہیں۔ ہمیں آنحضرتؐ نے جہالت سے نکال کر راہِ ہدایت دکھائی۔ اور ہمارے دل یقین رکھتے ہیں کہ آپؐ نے جو فرمایا وہ ضرور ہو گا۔ نبیؐ رات گزارتے ہیں تو ایسے کہ بستر سے ان کی کروٹ جدا ہوتی ہے۔ راوی: ہیثم بن ابی سنانؓ۔

حدیث ۱۰۸۸: رسول اکرمؐ کے پاس حضرت حفصہؓ کے توسط سے ایک خواب پہنچا تو آپؐ نے فرمایا، "عبد اللہ کیا ہی اچھا آدمی ہے، کاش وہ رات کی نفل نماز (تہجد) پڑھا کرتا"۔ چناں چہ اس کے بعد سے عبد اللہؓ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔ (مزید اسی باب کی حدیث ۱۰۵۴ دیکھیں)۔ اس کے علاوہ اور صحابہؓ نے بھی آنحضرتؐ کے سامنے اپنے اپنے خواب کے حوالے سے بتایا کہ غالباً شب قدر رمضان کی ۲۷ویں شب میں ہی ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا۔۔ "بس تم رمضان کے آخری عشرے میں شب قدر کو تلاش کرو"۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث۱۰۸۹: نبی اکرمؐ نے عشا کی ۴ رکعت پڑھیں۔ پھر تہجد کی نماز دو دو رکعت کر کے کل ۸ رکعتیں پڑھیں۔ اور پھر ۳ رکعت (وتر کی) پڑھی۔ آخر میں فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان ۲ رکعت پڑھی۔ فجر کی ان دو رکعتوں کو آپؐ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۰۹۰، ۱۰۹۱: حضورؐ کا معمول تھا کہ فجر کی دو رکعت (سنت) پڑھنے کے بعد ایک کروٹ لیٹ جایا کرتے۔(حدیث ۱۰۹۱ میں حضرت عائشہؓ کا کہنا ہے کہ) : اگر میں جاگتی ہوتی تو آنحضرتؐ مجھ سے گفتگو فرماتے اور پھر لیٹتے نہیں تھے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۱۰۹۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استخارہ کرنے کی تعلیم فرماتے تھے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی (بڑے) کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ پہلے دو رکعت نفل پڑھے۔ پھر یوں کہے، اللهم إني أستخيرك بعلمك، وأستقدرك بقدرتك، وأسألك من فضلك العظيم، فإنك تقدر ولا أقدر، وتعلم ولا أعلم، وأنت علام الغيوب۔ اللهم إن كنت تعلم أن هذا الأمر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري۔ أوعاجل أمري وآجله۔ فاقدره لي ويسره لي، ثم بارك لي فيه،وإن كنت تعلم أن هذا الأمر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري۔ أو عاجل أمري وآجله۔ فاصرفه عني واصرفني عنه، واقدر لي الخير۔ حيث كان ثم أرضني، [یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے خیر طلب کرتا ہوں، اور تیری قدرت کے ذریعے قدرت طلب کرتا ہوں، اور تیرے فضل عظیم کی درخواست کرتا ہوں، تو قادر ہے لیکن میں قادر نہیں، تو علم رکھتا ہے لیکن مجھے علم نہیں، تو غیب کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو سمجھتا ہے یہ کام میرے دین اور معاش اور انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرمادے۔ پھر اس میں میرے واسطے برکت عطا فرما۔ اور اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ امر میرے دین اور معاش اور انجام کار کے لحاظ سے برا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے، اور مجھ کو اس سے باز رکھ۔ اور میرے لیے بھلائی مقدر فرمادے۔ جہاں بھی ہو پھر مجھے راضی رکھ]۔۔۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ (اب) اپنی حاجت بیان کرو۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۱۰۹۳: رسول کریمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو ۲ رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔ راوی: ابو قتادہ بن ربعی انصاریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۸۸۲، ۸۸۳)۔

حدیث ۱۰۹۴: آنحضرتؐ نے ہمیں ۲ رکعت نماز پڑھائی پھر تشریف لے گئے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۱۰۹۵: حضورؐ نے ظہر کی فرض سے پہلے اور بعد ۲ رکعت نماز پڑھی۔ جمعہ کی فرض کے بعد بھی ۲ رکعت نماز ادا کی۔ اسی طرح مغرب اور عشا کے بعد بھی دو دو رکعت نمازیں پڑھیں۔ پھر ہم نے بھی ایسا ہی کیا۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۱۰۹۶: رسول اکرمؐ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا کہ تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تب بھی ۲ رکعت نماز (تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۸۸۲، ۸۸۳)۔

حدیث۱۰۹۷: آنحضرتؐ نے کعبہ کے اندر ۲ رکعت نماز ادا کی پھر باہر نکل کر کعبہ کے سامنے ۲ رکعت نماز پڑھی۔(دیکھیں حدیث ۳۸۶)۔۔۔(ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ) : رسول اکرمؐ نے مجھے چاشت کی نماز پڑھنے کی ہدایت کی۔(دیکھیں حدیث ۶۳۶ اور ۱۰۳۹)۔۔۔(ایک اور راوی عتبانؓ کا بیان ہے کہ) ایک روز جب کہ دن کچھ چڑھ چکا تھا، حضورؐ، حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ میرے گھر تشریف لائے اور ہمارے پاس باجماعت نماز پڑھائی۔ راوی: ابن عمرؓ۔(دیکھیں حدیث ۴۱۰، ۴۱۱ اور ۶۵۱)۔

حدیث۱۰۹۸تا۱۱۰۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی فرض سے پہلے دو رکعت نماز چھوٹی سورتوں کے ساتھ نہایت پابندی سے پڑھا کرتے۔(دیکھیں حدیث ۱۰۸۹، حدیث ۱۰۹۰ اور ۱۰۹۱)۔ (حدیث ۱۱۰۰ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ) : ان دو رکعت نماز فجر سے پہلے تہجد میں کل ۱۱ (۳+۸) رکعتیں بھی ادا فرمایا کرتے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث۱۱۰۲: نبی کریمؐ دو دو رکعتیں فجر اور ظہر سے قبل پڑھتے۔ اور دو دو رکعتیں ظہر، مغرب اور عشا کے بعد پڑھا کرتے۔ مغرب اور عشا کی یہ نمازیں گھر پہنچ کر ادا فرماتے۔ اسی طرح جمعہ کے فرض کے بعد ۲ رکعت نماز پڑھتے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۱۱۰۳: ابوالشعثاءؒ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کے ساتھ ۸ رکعت (ظہر اور عصر) ملا کر، اور ۷ رکعت (مغرب اور عشا) ملا کر پڑھی۔ تو میں نے ان سے کہا کہ آپؐ نے غالباً ظہر کو تاخیر سے اور عصر کو جلد پڑھا۔ اسی طرح شاید مغرب میں دیر کی اور عشا کو جلد ادا کیا تھا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۱۱۰۴: میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ کیا آپ چاشت کی نماز ادا کرتے ہیں؟ کہا نہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا حضرت عمرؓ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ کہا، نہیں۔ میں نے پوچھا، کیا حضرت ابو بکرؓ یہ نماز پڑھتے تھے؟ کہا، نہیں۔ پھر میں نے دریافت کیا اور نبی کریمؐ؟ کہا، میں خیال کرتا ہوں کہ وہ بھی نہیں پڑھتے تھے۔ راوی: مورقؒ۔

حدیث۱۱۰۵: مجھ سے صرف امّ ہانیؓ نے کہا کہ آنحضورؐ نے چاشت کی نماز فتح مکہ کے دن پڑھی تھی۔ انھوں نے بتایا کہ اس روز آپؐ میرے گھر تشریف لائے۔ پہلے غسل کیا اور پھر ۸ رکعت نماز پڑھی۔ یہ نمازیں بالکل مختصر تھیں البتہ ان کے رکوع اور سجود پورے پورے تھے۔ راوی: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ۔(دیکھیں حدیث ۱۰۳۹)۔

حدیث۱۱۰۶: میں نے رسول اکرمؐ کو چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ ہاں میں اسے ضرور پڑھتی ہوں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث۱۱۰۷: مجھے میرے خلیل (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے ۳ باتوں کی وصیت کی، جو میں مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا۔ ایک، ہر مہینہ ۳ روزے رکھنا۔۔ دوسرے، چاشت کی نماز۔۔ اور تیسرے یہ کہ وتر پڑھ کر سونا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث۱۱۰۸: ایک انصاری، اپنے موٹاپے کے سبب ہر نماز میں شریک نہیں ہو پاتے تھے۔ اسی سبب سے انھوں نے نبی کریمؐ سے درخواست کر کے اپنے گھر پر دعوت رکھی۔ آپؐ ان کے گھر تشریف لے گئے تو انھوں نے گھر کے ایک کونے میں چٹائی بچھا کر نماز کا اہتمام کیا۔ آپؐ نے نماز پڑھی اور یہ چاشت کا وقت تھا۔ انھوں نے بتایا کہ اس دن کے علاوہ حضورؐ کو میں نے چاشت کی نماز پڑھتے کبھی نہیں دیکھا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۱۱۰۹: میں نے رسول اکرمؐ سے ۱۰ نمازیں یاد رکھی ہیں۔ ۲ رکعت ظہر سے پہلے، ۲ رکعت ظہر کے بعد، ۲ رکعت مغرب کے بعد اپنے گھر میں، ۲ رکعت عشا کے بعد، اور ۲ رکعت فجر سے پہلے۔ مجھ سے حضرتہ حفصہؓ نے بتایا کہ آنحضرتؐ فجر کی اذان ہو جانے کے بعد یہ ۲ رکعت ادا فرمایا کرتے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۱۱۱۰: نبی معظمؐ ۴ رکعت ظہر سے پہلے اور ۲ رکعت نماز فجر سے پہلے کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۱۱۱۱: آنحضرتؐ نے مغرب سے پہلے ۲ رکعت پڑھنے کو کہا لیکن ساتھ میں یہ بھی فرمایا کہ اس کو عادت نہ بناؤ۔ راوی: عبداللہ مزنیؓ۔

حدیث۱۱۱۲: میں عقبہ بن عامرؓ کے پاس گیا اور کہا کہ کیا آپ کو یہ بات عجیب نہیں لگتی کہ ابو تمیمؓ مغرب سے پہلے ۲ رکعت نماز پڑھتے ہیں! انھوں نے کہا، ہم بھی عہد نبویؐ میں یہ نماز پڑھا کرتے تھے لیکن اب اپنی مشغولیت کے سبب ہم نے یہ نماز چھوڑ دی ہے۔ راوی: مرثد بن عبداللہ بن مزنیؓ۔

حدیث۱۱۱۳: عتبان بن مالکؓ نابینا صحابی تھے۔ میں نے انھیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی معظمؐ سے عرض کیا کہ بارش کے دنوں میں ہمارے درمیان میں ایک وادی کے سبب اور کچھ میری نگاہ کی کمزوری کی بنا پر میں مسجد آ نہیں پاتا۔ کیا ہی اچھا ہو اگر ایک مرتبہ آپؐ میرے غریب خانے آکر نماز پڑھ دیں تو پھر میں اسی کو مسجد بنالوں گا۔ میری درخواست قبول ہوئی اور ایک روز آنحضرتؐ اور حضرت ابو بکرؓ تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ کی آمد کا سن کر کافی لوگ جمع ہو گئے تھے۔ میں نے نماز کے لیے اپنی پسند کی جگہ بتائی تو

Siddiqui Publications

آپؐ نے وہیں پر دو رکعت نماز پڑھائی۔۔۔ نماز کے بعد گفتگو کے دوران ایک شخص نے کہا کہ فلاں شخص تو منافق ہے۔ حضورؐ نے اسے اس بات پر ٹوکا اور کہا کہ دیکھو! جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہہ دے اللہ نے جہنم اس پر حرام کر دی ہے۔ راوی: محمود بن ربیع انصاریؓ۔

(دیکھیں حدیث ۴۱۰، ۴۱۱ اور ۶۳۳)۔

حدیث ۱۱۱۴: ارشاد نبویؐ ہے کہ اپنی نمازوں (سنت اور نفل) کو اپنے گھروں پر پڑھا کرو۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۱۱۱۵: آنحضرتؐ کا فرمان ہے کہ (کسی مسجد کے لیے) سامان سفر نہ باندھا جائے مگر ۳ مساجد کے لیے۔ (۱) مسجد الحرام، (۲) مسجد نبویؐ اور (۳) مسجد اقصیٰ۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۱۱۶: نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میری مسجد میں نماز پڑھنا، سوائے مسجد الحرام کے، دیگر تمام مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۱۱۷: ابن عمرؓ نے چاشت کی نماز کبھی نہیں پڑھی۔ البتہ دو مواقع ایسے تھے کہ اُس وقت جب کہ چاشت کا وقت تھا نماز پڑھی گئی۔ (۱) مکہ عام طور پر صبح کے وقت ہی پہنچتے تھے۔ چناں چہ طواف کعبہ کے بعد مقام ابراھیمؑ پر ۲ رکعت نماز پڑھی۔ (۲) مسجد قبا ہر ہفتہ کے روز آتے اور مسجد پہنچنے پر ۲ رکعت نماز ضرور پڑھتے۔ ابن عمرؓ کا کہنا ہے کہ نماز ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے سوائے طلوع و غروب آفتاب کے اوقات کے۔ راوی: نافعؒ۔

حدیث ۱۱۱۸، ۱۱۱۹: نبی مکرمؐ ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا کبھی پیدل اور کبھی سواری سے پہنچتے۔ یہاں پہنچ کر آپؐ ۲ رکعت نماز ادا فرماتے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۱۱۲۰: ارشاد نبویؐ ہے کہ میرے گھر اور مسجد کے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک (یعنی ریاض الجنۃ) ہے۔ راوی: عبداللہ بن زید مازنیؓ۔

حدیث ۱۱۲۱: آپؐ کا فرمانا ہے کہ میرے گھر اور مسجد کے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک ہے، اور میرا منبر میرے حوض (حوض کوثر) پر ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۱۱۲۲: ابوسعید خدریؓ کا کہنا ہے کہ رسول اکرمؐ نے ۴ باتوں کی ہدایت فرمائی ہے۔ (۱) کوئی عورت ۲ دن کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے۔ (۲) عید کے دن روزہ نہ رکھے (۳) طلوع و غروب آفتاب کے اوقات میں نماز نہ پڑھے۔ (۴) مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کے علاوہ کسی اور مسجد کے لیے سفر کا ارادہ نہ کرے۔ راوی قزعہ زیادؒ۔

Siddiqui Publications